جناب علی اختر حیدر آبادی

غزل

یہ ملال پاسِ وفا نہیں کہ کسی کی آہ رسا نہیں
یہ ہے اس خیال کا آئینہ کہ نہیں خیال ذرا نہیں

کوئی ایسی شامِ سرور تھی کہ جب آنکھ اشک سے تر نہ ہو
کوئی ایسی صبحِ نشاط ہے کہ زباں رہینِ دُعا نہیں

مَیں ہلاکِ جلوۂ ناز ہوں یہ نگاہِ گاہ بہ گاہ کیا
جو بقدرِ وسعتِ شوق ہو، یہ وہ اعترافِ وفا نہیں

گلۂ تغافلِ بے خبر، کہ طرازِ شانِ جمال ہے
انھیں کس طرح سے بتاؤں مَیں کہ مجھے گمانِ جفا نہیں

تجھے میکدے پہ گمانِ بد، یہ نہ ہو جو شیخ تو کیوں نہ ہو
کہ یہ بزم بادۂ ناب ہے، کوئی درس گاہِ ریا نہیں

جو مقام عیش میں گم ہوئے، وہ مری حیات کا راز ہیں
مَیں وہاں ہوں اب کہ جہاں کہیں غمِ مرگ و بیمِ فنا نہیں

نہ ہوا اسیرِ فغاں کبھی غم و دردِ دل کا معاملہ
یہ وہ کاروانِ خموش ہے کہ رہینِ بانگِ درا نہیں